SIDDEEQA INSTITUTE

Nurturing Believers

ماؤں کے لئے تربیتِ اولاد سے متعلقہ نصائح کا سلسلہ

حصہ ۲: تربیت کی اہمیت

ہم میں سے اکثر والدین اپنی اولاد کو دنیا میں اپنا سب سے بڑا اثاثہ مانتے ہیں، اور اسی وجہ سے اپنا مال، اپنا وقت، اور اپنی ہمت زیادہ سے زیادہ انھی کی پرورش میں صرف کرتے ہیں۔ ہم انھیں اپنی استطاعت کے مطابق تعلیم کے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں، ان تعلقات کو بناتے اور بڑھاتے ہیں جو مستقبل میں ان کے لیے فائدہ مند ہوں، ان کو ہر ممکن سہولت اور آسائش فراہم کرتے ہیں۔ ہم ان کو معاشرے کے باعزت لوگوں کے طور طریقے سکھاتے ہیں، ان کو محنت کرنے کا عادی بناتے ہیں، ان کو بلند تعلیمی اور پروفیشنل مقاصدکی طرف راغب کرتے ہیں۔ اس سب کے بدلےہماری یہ توقع ہوتی ہے کہ ہمارے بچے ہمارے لیے دنیا میں مسرت اور سرخروئی کا باعث بنیں گے، ان کی وجہ سے ہماری خاندانی عزت میں اضافہ ہوگا، ہمارے خاندان کا نام ان کے ذریعے سے آگے چلے گا، اور بڑھاپے میں وہ ہمارا سہارا بنیں گے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی ہمت کو دو لحاظ سے غلط مقاصد میں صرف کر رہے ہوتے ہیں۔

اول تو یہ کہ عزت اور مال اولاد سے نہیں ملتے۔ بلکہ صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے جو جسے چاہتی ہے رزق اور عزت عطا فرماتی ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾

کہ دیجئیے: اے اللہ! تمام بادشاہت کے مالک۔ آپ قدرت عطا فرماتے ہیں اسے جسےآپ چاہتے ہیں، اور قدرت کھینچ لیتے ہیں جس سے آپ چاہتے ہیں، اور آپ عزت دیتے ہیں جسے آپ چاہتے ہیں، اور آپ ذلت دیتے ہیں جسے آپ چاہتے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے۔ بیشک، آپ ہر چیز پر قادر ہیں (آل عمران: ۲۶)

إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ

بیشک عزت سب کی سب اللہ کے پاس ہے (یونس: ۶۵)

رزق کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿١٩﴾

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہیں، رزق دیتے ہیں اسے جسے وہ چاہتے ہیں، اور وہ سب سے مضبوط، سب سے عزت والا ہے (الشورہ: ۱۹)

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ

اور وہ عطا فرماتا ہے وہاں سے جہاں سے وہ توقع نہیں رکھتے،اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، تو اللہ اسکے لیے کافی ہے (الطلاق: ۳)

بیشک، جب ہم اپنے بچے دنیا کی خاطر اور دنیا کے معیار پر پورا اترنے کے لیے پالتے ہیں، تو عین ممکن ہے کہ وہ ہمیں ہماری زندگی میں ہی اسی دنیا کے لیے اکیلا اور بے سہارا، کمزور اور مجبور چھوڑ دیں۔آپ خود دیکھیں کہ کتنے والدین ہیں جو بڑھاپے میں پہنچ کر اپنی جوان اولاد کے ان کی طرف رویے سے خوش ہیں؟

جبکہ وہ بچے جن کے دلوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اللہ کے حبیب ﷺ کی تعلیمات کی اہمیت بٹھائی ہے، ان سے عزت اور اطاعت کی امید رکھی جا سکتی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، اور یہ کہ اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ان بچوں کو معلوم ہوگا کہ بڑھاپے میں ماں باپ کا خیال رکھنا کوئی بوجھ نہیں، بلکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اور جو کچھ تمہارے پاس ہے، سب تمہارے باپ کا ہے۔

جن بچوں کو ہم دنیا کے لیے پالتے ہیں، نہ انکی تربیت میں محنت کرتے ہیں، نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انکے تعلق کو فروغ دیتے ہیں، نہ ان کے دلوں میں دین کی اہمیت بٹھاتے ہیں، وہ نہ صرف دنیا میں ہماری قدر کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، بلکہ قیامت کے دن وہ اپنی گمراہی کے لیے ہمیں ذمہ دار ٹھہرائیں گے۔

وَقَالُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾

اور وہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار، بیشک ہم نے اپنے رہنمائوں اور بڑوں کی پیروی کی، پس انہوں نے ہمیں گمراہ کیا؛ اے ہمارے پروردگار، انھیں دوگنا عذاب دیں اور ان پر بڑی لعنت بھیجیں (الاحزاب: ۶۷-۶۸)

تو پھر ہماری سب قربانیوں کا کیا فائدہ، اگر ہماری اولاد ہمارا ساتھ دنیا اور آخرت میں تب چھوڑ دے جب ہم سب سے زیادہ کمزور اور لاچار ہوں گے؟

اور فرض کریں کہ ہماری محنت رنگ لاتی ہے، اور دنیا میں ہمارے بچے کسی قابل بن جاتے ہیں، تو بھی ہم نے سستا سودہ کیا ہے۔ کیونکہ اولاد کی پرورش اور تربیت میں ہماری محنتوں کا اصل بدلہ ہمیں دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں ملنا ہے، جب ہمارے بچوں کی ہر وہ نیکی جس کی طرف ہم نے ان کی رہنمائی کی ہے، ہمارے اعمال نامے میں نظر آئے گی۔ یہ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اس اصول کی بنا پر ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کو کسی خیر کی طرف رہنمائی کرے گا، اسے اس خیر کے کرنے والے جیسا ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ اس خیر کے کرنے والے کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان تین چیزوں میں سے جو انسان کے مرنے کے بعد بھی انکو نفع پہنچاتی رہتی ہے، ایک چیز نیک اولاد ہے، جو والدین کے گزرنے کے بعد انکے لیے دعا کرے، اور جن کی نیکیاں سکھانے والے والدین کے حق میں شمار ہوں۔ اور یہ سلسلہ صرف اپنی اولاد کے ساتھ نہیں رکے گا، بلکہ جب تک وہ نیکی آپکی نسلوں میں آگے چلتی جائے گی، تب تک اسکا اجر آپکو آپکے دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتا رہے گا۔

پس سمجھدار ماں باپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور دنیوی عزت اور رزق کی امید اس مالک اور رازق حقیقی سے رکھتے ہیں، اور اپنی اولاد کو اپنی آخرت کا زخیرہ بناتے ہیں۔ اس کے لیے انکی تربیت کرنا لازم ہے، اور اولاد کی تربیت پر توجہ دینا اس نقطہ نظر سےہمارے لیے نہایت اہم ہے۔

یہ عنوان جاری رہے گا۔۔۔